OPEN ACCESS
Al-Idrak
Khasais-E-Nabwi (S.A.W)
ISSN (Online): 2789-3227
ISSN (Print): 2789-3235
www.alidrakresearchjournal.com

خصائصِ نبوی ﷺ: شرح صحیح مسلم از غلام رسول سعیدی کے مباحث سیرت کی روشنی میں

Khasais e Nabwi: In the light of Description of Seerat in Sharaḥ Ṣaḥīḥ Muslim by Ghulam Rasool Saedi

*Dr. Muhammad Waris Ali
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore
**Fatima Khalil
M.Phil Islamic Studies, Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore

Citation:
Ali, Dr. Muhammad Waris and Fatima Khalil," Khasais e Nabwi: In the light of Description of Seerat in Sharaḥ Ṣaḥīḥ Muslim by Ghulam Rasool Saedi." Al-Idrāk Research Journal, 1, no.2, Jan-June (2022): 88– 104.

ABSTRACT

Almighty Allah has given high ranks to His last last Prophet Hadhrat Muhammad ﷺ. He has the characteristics that are found only in his personality. This research is based on descriptive method and has been conducted to discuss the qualities of the last prophet in the light of Sharaḥ Ṣaḥīḥ Muslim by Ghulam Rasool Saedi. The examples from this book have been selected to analyse and discuss the said qualities. It can be concluded that Allama Ghulam Rasool Saedi has described the personal charateristics of the last Prophet Hadhrat Muhammad ﷺ in his unique way. His method to describe the seerat of the prophet shows that the dignity and respect of the last prophet is base of every aspect of Islamic teachings.

Key Words: Sirat, Last Prophet Muhammad, characteristics, Ghulam Rsool Saedi, Sharaḥ Ṣaḥīḥ Muslim

تمہید

اللہ تعالی نے انسانوں کی تخلیق کے ساتھ ساتھ ان کے مادی و روحانی تقاضے اور ضروریات کی تکمیل کا بھی اہتمام کیا ہے۔روح کی ترقی اور تقویت کے لئے وحی کا نزول فرمالیکن اس کی توضیح و تشریح کے لئے نبی اور رسول مبعوث فرمائے اور انہیں باقی لوگوں پر منفرد اور اعلی مقام عطافرمایا،اللہ تعالی نے انبیاء کرام کو تمام عیبوں سے پاک بنایا ہے اور آخری نبی حضرت محمد ﷺ کو سب انبیاء پر فضیلت عطافرمائی اور ایسی خصوصیات سے نوازا ہے جو کسی اور کو نہیں ملی۔آپ ﷺ کی ساری زندگی خصوصیات سے بھری ہوئی ہے۔اللہ تعالی نے پیارے مصطفی ﷺ سے ایسے کام لیے جو صرف نبی پاک ﷺ کے لیے خاص ہیں۔باقی عام آدمی وہ نہیں کر سکتے جیسے آپ ﷺ کا بے عیب ہونا، آپ ﷺ کا سایہ نہ ہونا،چار سے زائد شادیاں کرنا وغیرہ۔علامہ غلام رسول سعیدی رحمہ اللہ نے شرح صحیح مسلم جہاں سیرت کے دیگر پہلو بیان کئے ہیں وہاں اللہ کے رسول ﷺ کے خصائص کو بھی موضوعِ بحث بنایا ہے۔ان خصائص کے بیان کرنے میں علامہ سعیدی نے جو اسلوب اپنایا ہے اس کو بھی تحقیق کا موضوع بنایا گیا ہے جس کی تفصیل سطور ذیل میں دی گئی ہے۔

چار سے زائد شادیاں

اللہ کے رسول ﷺ نے عام مسلمانوں سے ہٹ کر زیادہ شادیاں کی ہیں اور یہ چیز ان کی خصوصیت کسی اور کو اس بات کی اجازت نہیں دی گئی اور اس کی بے شمار وجوہات ہیں،علامہ سعیدی نے شرح صحیح مسلم کی پہلی جلد کے صفحہ ۱۰۰۸ اور جلد نمبر ۳ کے صفحہ ۳۰۴ سے ۳۰۶ پر اس بارے میں تفصیل سے بحث کی ہے اور اس بارے میں ہونے والے اعتراضات کے جوابات،وجوہات،اور حکمتیں بیان کی ہیں۔

اعتراض: بعض عیسائی اور سوشلسٹ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عام مسلمانوں کو چار شادیاں کرنے کا حکم دیا ہے اور خود نو سے بیک وقت شادیاں کیں،کیا آپ ﷺ میں اشتہاء زیادہ تھی؟

جواب :اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پچیس سال تک زندگی تجرد میں گزاری۔حالانکہ شباب کی امنگوں کا اصل زمانہ یہی ایام ہوتے ہیں پھر اقرباء کے اصرار اور دوسری جانب سے درخواست پر حضرت خدیجہ سے نکاح کیا،جن کی عمر ڈھل چکی تھی اور دوبار بیوہ ہو چکی تھیں۔ترپن سال کی عمر تک پورے سکون اور کامل اطمینان کے ساتھ اسی پاکباز رفیقہ حیات کے ساتھ زندگی گزاری اور یہ بات کہ آپ نے قضاء شہوت کے لیے زیادہ شادیاں

کیں غلط ہے کیونکہ یہ وہی زمانہ تھا جس میں آپ دنیاوی مشاغل کو چھوڑ کر اللہ کی عبادت کے لیے غاروں میں چلے جاتے۔ کڑے سے کڑے، متعصب سے متعصب مخالف بھی آپ کی پاکبازی کے خلاف ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا۔ آپ ﷺ کی سیرت کی بات ہو رہی ہے جن کی جسمانی قوت چالیس جنتی مردوں کے برابر ہے۔[1]
گویا آپ ﷺ کی طاقت چار ہزار مردوں کے برابر تھی اس حساب سے تو چار ہزار بیویاں آپ کے نکاح میں ہوتیں! آپ کی شدید ریاضت اور ضبط نفس کا ٹھکانہ ہے کہ آپ ترپن برس کی عمر تک ایک بیوہ کے ساتھ رہے۔ حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد حضرت عائشہ سے عقد نکاح کیا جو آپ کی ازواج میں تنہا کنواری تھیں باقی تمام ازواج بیوہ تھیں جو آپ کے نکاح میں آئیں۔ تبلیغی مصلحتوں کی وجہ سے بھی نکاح ہوئے کیونکہ ایک نکاح سے ایک خاندان سے رابطہ قائم ہو جاتا ہے اور تبلیغ کے زیادہ مواقع میسر آتے ہیں۔ دوسری اہم وجہ یہ ہے کہ تعدد ازواج کی وجہ سے آپ کے گھر کے حالات اور خانگی معاملات کو دیکھنے والی اور امت کو پہنچانے والی زیادہ خواتین ہو گئیں اور گھریلو معاملات سے متعلق احادیث کی نشر و اشاعت کے زیادہ ذرائع فراہم ہو گئے۔ عام مسلمانوں کو آپ کی خاندانی زندگی سے بھی اسوۂ حسنہ ملے کہ آپ نے نو ازواج میں عدل کر کے دکھایا۔ سلام ہو اس نبی پر جس کا عمل ہر میدان میں قول سے بڑھ کر ہے۔[2]

خلق رسول ﷺ

علامہ سعیدی حدیث نمبر ۲۳۲۵ کی شرح میں خلق رسول کے متعلق بتایا ہے کہ ایک اعرابی جو نیا نیا اسلام لایا تھا بارگاہ رسالت میں گفتگو کے آداب سے ناواقف تھا اس نے اسی روایتی بدتمیزی اور گنوارپن سے آپ کی چادر کھینچی گردن پر نشان پڑ گیا پھر اس نے کہا، "**یا محمد مرلی من مال الذی عندک**" "اے محمد! اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے اس میں سے مجھے دینے کا حکم دیجئے" لیکن اس بے مثال سیرت کے پیکر اور "**انك لعلی خلق عظیم**" کے مظہر کے ابرو پر شکن تک نہیں آئی آپ نے اس کی جہالت اور بدتمیزی کو کمال حوصلہ سے برداشت کیا اور تبسم

1۔ سعیدی، غلام رسول، **شرح صحیح مسلم** (لاہور: فرید بک سٹال، اردو بازار س۔ن)، ج۳، ص ۳۰۴۔۳۰۶
Saedī, Ghulām Rasool, *Sharaḥ Ṣaḥīḥ Muslim*(Lahore:Fareed Book Stāll, Urdu Bazār,V. 3, p. 304 -306

2۔ سعیدی، شرح صحیح مسلم، ج۱، ص۱۰۰۸، ج۳، ص ۳۰۴۔۳۰۶/۹۵۸۔۹۵۶
Saedī, Sharaḥ Ṣaḥīḥ Muslim, V. 1, p. 1008, V. 3, p. 304 -306/956-958

فرما کر اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کیا نبی پاک ﷺ کی سیرت کا یہی وہ بے مثال پہلو تھا جس نے بیگانوں کو یگانا، پرایوں کو اپنا، بت پرستوں کو بت شکن اور اسلام سے دور جانے والوں کو اسلام کا شیدائی اور متوالا بنادیا۔ ﷺ (3)

کرم رسول ﷺ

علامہ سعیدی نے شرح کرتے ہوئے رسول پاک ﷺ کے کرم کے انداز بیان کیے ہیں کہ آپ کس طرح نو مسلم کے ساتھ تالیف قلب فرماتے ہیں، حدیث میں ہے کہ آپ نے ایک جماعت کو کچھ عطا فرمایا اور ایک شخص جو اعلیٰ درجہ کا مسلمان تھا اس کو کچھ نہ دیا تو حضرت سعد کے استفسار پر بتایا کہ میں کسی شخص کو اس وجہ سے دیتا ہوں تاکہ وہ جہنم میں نہ جا گرے اور جس کو نہیں دیتا وہ مجھے زیادہ عزیز ہوتا ہے اس سے جس کو میں دیتا ہوں۔ علامہ سعیدی اس بات کی تشریح کہ "وہ جہنم میں نہ جا گرے" اس انداز سے کرتے ہیں کہ اگر آپ نو مسلم کو نہ دیتے اور پختہ ایمان مسلمانوں کو عطا فرماتے تو ممکن تھا کہ نو مسلم آپ ﷺ کے بارے میں کوئی بری رائے قائم کر لیتا اور بری رائے قائم کرنا کفر ہے اور کفر کے سبب وہ جہنم میں جا سکتا ہے اس لیے جہنم سے بچانے کے لیے آپ ان کو عطا فرماتے یہ آپ کا کرم ہوتا اور جن کو نہ دیتے ان پر آپ کو ایمان کی پختگی کا یقین ہوتا تو یہ بھی کرم ہوتا۔ (4)

رسول اللہ ﷺ کا خاتم النبیین

اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو خاتم النبیین کی خصوصیت سے بھی نوازا ہے۔ آپ کو افضل المرسلین کی خصوصیت بھی حاصل ہے۔ علامہ سعیدی نے اس خصوصیت پر روشنی ڈالی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چونکہ رسول اللہ ﷺ پر نبوت اور رسالت کو ختم کر دیا اور اب آپ کے بعد کسی نبی اور رسول کا آنا ممکن نہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے وہ تمام فضائل، کمالات اور معجزات و انبیاء سابقین علیہم السلام کو متفرق طور پر الگ الگ عطا فرمائے تھے، وہ سب نبی پاک ﷺ کو اجتماعاً عطا کیے اور تعلیم، تبلیغ اور رشد و ہدایت کے وطریقے انبیاء سابقین کو الگ الگ عطا فرمائے تھے وہ سب آپ میں جمع کر دیے تاکہ کوئی فرقہ اور کوئی گروہ آپ کے فیضان نبوت سے محروم نہ رہے اور جس طرح بعض سابقین انبیاء کی تعلیم اور تربیت سے ان کی امتیں بے فیض رہی تھیں اسی طرح آپ کی امت آپ کی تعلیم و تربیت سے

3۔ سعیدی، شرح صحیح مسلم، ج ا، ص ۹۹۹

Saedī, Sharaḥ Ṣaḥīḥ Muslim, V. 1, p. 999

4۔ ایضا، ج ۲، ص ۹۹۹۔ ۱۰۰۰

Ibid V. 2, p. 999-1000

بے بہرہ ورنہ رہے، اور آپ پر ایمان لانے میں کسی شخص کا کوئی عذر نہ رہے آپ کو جامع، کامل اور اکمل بنا کر بھیجا۔ نبی رسول اللہ ﷺ افضل الرسل ہیں اور آپ کی رسولوں پر افضیلت جہت رسالت سے ہے اور جہت رسالت سے رسولوں پر آپ کی فضیلت اسی وقت متحقق ہو گی جب آپ کی تبلیغ سے آپ پر ایمان لانے والے تمام رسولوں پر ایمان لانے والوں سے زیادہ ہوں آپ کے افضل الرسل ہونے کا یہ تقاضا ہے کہ آپ کی تبلیغ سے آپ پر ایمان لانے والے صحابہ کی تعداد سب نبیوں اور رسولوں کے صحابہ سے زائد ہو اور ان کا ایمان اور اسلام سب نبیوں کے صحابہ کے ایمان سے زیادہ قوی اور مضبوط ہو۔ [5]

افضل المرسلین ہونا

امت پر نبی ﷺ کا شفیق ہونا

حضور نبی رحمت ﷺ کی اپنی امت پر مشقت بہت زیادہ تھی۔ علامہ سعیدی نے باب "نصیحت میں اعتدال" کے تحت جو تین احادیث بیان کی ہیں ان کے متعلق علامہ بدر الدین عینی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ نبی ﷺ مختلف اوقات میں صحابہ کو وعظ کرتے تھے تمام اوقات میں وعظ نہیں کرتے تھے تاکہ صحابہ کرام کو اکتاہٹ نہ ہو، جیسا کہ آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنی سرین بھینچتے ہوئے نماز نہ پڑھے اور جس طرح آپ نے فرمایا: پہلے رات کا کھانا کھاؤ تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارا دھیان نہ بٹے۔ نبی ﷺ کی امت پر جو شفقت تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو بیان فرمایا ہے۔عزیز علیه ماعنتم [6]

تمہارا مشقت میں پڑنا ان پر سخت دشوار ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور حدیث امت پر شفقت کی بیان کی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت عائشہ کے پاس ایک عورت آئی تو آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہے تو حضرت عائشہ نے بتایا جس عورت کی نماز کا بڑا چرچا ہے تو آپ نے فرمایا وہ کام کیا کرو جس کو آسانی سے کر سکو۔ جس سے اکتا نہ جاؤ اور اللہ تعالیٰ کو

5۔ سعیدی، شرح صحیح مسلم، ج ۶، ص ۸۶۳۔۸۶۴

Saedī, Sharaḥ Ṣaḥīḥ Muslim, V. 6, p. 863-64

6۔ توبہ ۹:۱۲۹

Al-Qurān, 9:129

سب سے زیادہ وہ عبادت پسند ہے جس کو انسان ہمیشہ کرے۔[7] علامہ سعیدی اسکی شرح بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وجاہت اور دیگر فوائد بیان کیے ہیں کہ رسول پاک ﷺ کو اپنی امت سے بے پناہ محبت تھی۔ آپ انتہائی شفقت فرماتے۔ اپنی امت کو گناہوں کے سبب عذاب میں مبتلا ہونے کا تصور کر کے ہی آپ بے اختیار رو پڑتے تھے حضور پاک ﷺ نے ہماری خاطر بہت زیادہ تکالیف اٹھائیں طائف کی وادی میں کس طرح پتھروں کی بارش کی گئی، اُحد کی گھاٹیوں میں آپ کا چہرہ گھائل کر کے خون سے سرخ کر دیا گیا۔ صحن کعبہ میں عین حالتِ نماز میں سجدہ کے دوران آپ کی پشت مبارک پر اونٹنی کی گندگی ڈال کر آپ کا مذاق اڑایا گیا۔

حدیث میں ہے کہ حضور پاک ﷺ پر جب گریہ طاری ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فوراً جبرائیل امین کو بھیج دیا اور پیغام دیا ان سے کہو کہ آپ کی امت کی بخشش کے معاملے میں ہم آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو رنجیدہ نہیں کریں گے۔ (ملخصاً) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کا ایک مقام تھا اگر حضور کی آنکھوں میں آنسو آتے تو اللہ تعالیٰ فوراً جبرائیل کو بھیج کر آپ کو تسلی دلواتا، آپ غمگیں ہوتے تو آپ کے غم کو زائل کرتا اور ہم پھر بھی گناہ ترک نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ہمیں پکا اور سچا امتی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔[8]

آپ ﷺ کا شفیع ہونا

علامہ سعیدی نے شفاعت کے متعلق تفصیلی بحث کی ہے شفاعت ہمارے نبی کی عظیم خصوصیت ہے صفحہ ۳۸ سے لے کر صفحہ ۶۰ تک شفاعت کا بیان ہے شفاعت کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل عمیم سے روز محشر اپنے گنہگار بندوں کو بخش دے گا لیکن اللہ تعالیٰ اپنے مقبول اور مقرب بندوں کی عزت اور وجاہت دکھلانے کے لیے اپنے محبوب اور پسندیدہ بندوں کی شان ظاہر کرنے کے لیے اپنے اپنے عباد خواص کی خصوصیت جتلانے کے لیے ان کو روز حشر یہ اعزاز بخشے گا انہیں یہ مقام عطا ہو گا اللہ تعالیٰ اذن مرحمت فرمائے گا کہ وہ اس کے گنہگار بندوں کی شفاعت کریں۔

7۔ سعیدی، شرح صحیح مسلم، ج۷، ص۶۵۹۔۶۶۰

Saedī, Sharaḥ Ṣaḥīḥ Muslim, V. 7, p. 659-60

8۔ سعیدی، شرح صحیح مسلم، ج۱، ص۸۲۶۔۸۲۵

Saedī, Sharaḥ Ṣaḥīḥ Muslim, V. 1, p. 825-26

شفاعت کا لغوی معنی

علامہ سعیدی نے علامہ اثیر الجزری کے حوالے سے لغوی معنی بیان کیا ہے۔شفاعت کا لفظ شفع سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے: شفع کا معنی ملانا اور زیادتی ہے کیونکہ شفعہ کرنے والا مبیع کو اپنی ملک کے ساتھ ضم کرتا ہے گویا کہ وہ ایک اور طاق کو دو اور جفت کرتا ہے اور شافع وہ شخص ہے جو طاق کو جفت کرنے والا ہے۔[9] شیخ محمد طاہر پٹنی کے حوالے سے شفاعت کا لغوی معنی اس طرح بیان کیا ہے: الشفاعة! السوال فی التجاوز عن الذنوب والجرائم بینھم [10] شفاعت :آپس میں جرائم اور معاصی سے در گزر کرنے کی درخواست ہے۔

شفاعت کا اصطلاحی معنی

علامہ سعیدی شفاعت کا اصطلاحی معنی یوں بیان کرتے ہیں: معصیت کبیرہ میں تخفیف عذاب یا بالکلیہ اسقاط عذاب یا صغائر کی معافی یا جب نیکیاں اور بُرائیاں برابر ہوں تو دخول جنت یا درجات کی بلندی کے لیے کوئی مقبول بارگاہ صمدیت اللہ تعالیٰ کے حضور، اس کی اجازت سے یا اس کی عطا کردہ وجاہت اور محبوبیت کی بنیاد پر کسی شخص کی شفاعت کرے۔[11] علامہ سعیدی نے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کرنے کے بعد اہل قبلہ کے شفاعت میں نظریات بیان کیے ہیں معتزلہ، خوارج، وہابیہ، دیابنہ اور اہل سنت کے نظریات بیان کیے ہیں۔ خوارج معتزلہ اور بعض مخالفین شفاعت کے شبہات اور ان کے ازالے کیے ہیں۔ علامہ سعیدی نے انبیاء علیہم السلام کی حضور الوہیت میں وجاہت بیان کی ہے قرآن سے انبیاء کرام علیہم السلام کی قدر و منزلت کو بیان کیا ہے اس کے بعد حضور نبی پاک ﷺ کی اللہ کے حضور جو قدر و منزلت اور وجاہت ہے قرآن اور احادیث کی روشنی میں بیان کیا ہے اور آپ کی اہمیت کو بھی واضح کیا ہے تمام انبیاء کرام کی اللہ کے ہاں بڑی وجاہت ہے لیکن آپ کی سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے حضور وجاہت ہے، آپ اپنی وجاہت اور محبوبیت کی بناء پر شفاعت فرمائیں گے۔

9۔ الجزری، محمد بن اثیر، النہایہ، ج ۲، ص ۴۸۵
Al-Jazrī, Muhammad bin athīr, al-Nihaya, V. 2, P 485

10۔ شیخ محمد طاہر پٹنی، مجمع بحار الانوار، ج ۲، ص ۲۰۰
Sheikh Muhammad Tahir Patni, Majma Bihar al-anwar, V. 2, p. 200

11۔ سعیدی، شرح صحیح مسلم، ج ۲، ص ۳۹
Saedī, Sharaḥ Ṣaḥīḥ Muslim, V. 2, p. 39

شفاعت پر قرآن سے دلائل

علامہ سعیدی نے شفاعت پر قرآن مجید سے ۵۱ دلائل پیش کیے ہیں اور ثابت کیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام شفاعت کرتے ہیں جیسے حضور پاک ﷺ شفاعت فرمائیں گے قرآن مجید سے یہ دلیل بیان کی ہے۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا [12] ''اگر یہ لوگ گناہ کر کے اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو آپ کی بارگاہ میں حاضری دیں، اپنے گناہوں پر اللہ تعالیٰ سے توبہ کریں اور آپ ان کی شفاعت کر دیں تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔'' علامہ سعیدی نے صرف قرآن مجید سے دلائل بیان کیے ہیں کوئی تبصرہ نہیں کیا۔

شفاعت پر احادیث سے دلائل

علامہ سعیدی نے چالیس (40) احادیث سے شفاعت پر دلائل دیئے ہیں لیکن اپنا کوئی تبصرہ بیان نہیں کیا۔ جیسے فرمان نبوی ہے أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ القِيَامَةِ، مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ[13] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن میری شفاعت حاصل کرنے میں سب سے زیادہ کامیاب شخص وہ ہوگا جس نے خلوص دل سے کلمہ پڑھا۔'' اسی طرح شفاعت کے متعلق چالیس احادیث بیان کرنے کے بعد علامہ سعیدی نے اقسام شفاعت بیان کی ہیں۔

اقسام شفاعت

علامہ سعیدی نے شفاعت کی اقسام بھی درج کی ہیں انہوں نے شفاعت کی ۴۹ اقسام بیان کی ہیں۔ [14]

12۔ النساء، ۴: ۶۴

Al-Qurān, 4:64

13۔ بخاری، جامع صحیح، کتاب العلم، باب الحرص علی الحدیث

Bukharī, Jam e Ṣaḥīḥ,Kitab al-Ilm, Bab al- ḥirs ala -alḤadīth

14۔ ملخصاً از شرح صحیح مسلم، ج ۲، ص ۳۸۔ ۶۰

Sharaḥ Ṣaḥīḥ Muslim, V. 2, p. 38-60

اہل بیت اطہار کے لیے رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کا بیان

علامہ سعیدی بیان کرتے ہیں کہ حدیث نمبر ۴۰۹ میں ہے کہ فاطمہ اپنے آپ کو دوزخ سے محفوظ رکھو، کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کی چیزوں میں سے کسی چیز کا از خود مالک نہیں ہوں، سوائے اس کے کہ میں تمہارا رشتے دار ہوں اور میں عنقریب تمہیں اس رشتہ داری کا فیض پہنچاؤں گا۔ اس حدیث کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ شفاعت کے مالک نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی اجازت اور اس کے بتائے بغیر شفاعت کے مالک و مختار نہیں ہیں رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے شفاعت کا مالک و مختار بنا دیا ہے رسول پاک ﷺ نے خود فرمایا ہے۔ أُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ'' مجھ کو شفاعت عطا کر دی گئی ہے۔"[15] علامہ سعیدی نے اہل بیت اطہار کی شفاعت کے متعلق تین احادیث ذکر کی ہیں تینوں احادیث علامہ شامی کے حوالے سے بیان کی ہیں۔ ایک حدیث یہ ہے علامہ شامی فرماتے ہیں کہ طبرانی نے معجم میں سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نہ تم کو عذاب دے گا نہ تمہاری اولاد کو۔[16]

نبی ﷺ کی ابو طالب کے لیے شفاعت اور آپ کے سبب سے اس کے عذاب کی تخفیف

علامہ سعیدی نے اس باب کے آغاز میں جو احادیث ذکر کی ہیں ان میں ابو طالب کے عذاب میں تخفیف کا ذکر ہے۔ علامہ سعیدی نے ایک سورہ بقرہ کی آیت ذکر ہے۔ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ [17] کفار کے عذاب میں تخفیف ہو گی نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ علامہ سعیدی نے آیت اور احادیث میں تطبیق اس انداز میں کی ہے کہ اس کے تین جواب دیئے ہیں ایک یہ کہ قرآن کریم میں جس تخفیف کی نفی ہے وہ مدت کے اعتبار سے ہے یعنی کفار کے عذاب مخلد اور دائمی سزا میں تخفیف نہیں ہو گی اور احادیث سے جس تخفیف کا ثبوت ہے وہ کیفیت کے اعتبار سے

15۔ بخاری، صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب قول النبی ﷺ جعلت لی الارض

Bukharī, Jam e Ṣaḥīḥ, Kitab al-Salah, Bab Qowl al-Nabi Joelat li al-Ardh

16۔ شامی، محمد امین ابن عابدین، رسائل ابن عابدین، ج ۱، ص ۵

Shamī, Muhammad Amin bin Abdine, Rasail ibn eAbdine,V. 1, p. 5

17۔ البقرہ، ۲:۱۲۶

Al-Qurān, 2:126

ہے یعنی عذاب ہو گا تو دائمی اور غیر متناہی لیکن اس کی شدت کم ہو جائے گی اور تخفیف نہ ہونا اللہ تعالیٰ کا عدل اور تخفیف ہونا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔[18]

فضلات کا طاہر ہونا

علامہ سعیدی نے نبی پاک ﷺ کے فضلات کی طہارت کے متعلق تفصیلی بحث جلد ثالث اور جلد سادس میں کی ہے پہلی جلد میں بھی فضلات کو طاہر ثابت کرنے کے لیے مستند کتب حدیث سے روایات پیش کی ہیں۔ چند حوالہ جات درج ذیل ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی کے حوالے سے مستند حوالہ پیش کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے کپڑوں سے منی کھرچ دیتی تھیں آپ کی منی طاہر تھی اور اس پر دوسروں کی منی کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ تمام آئمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ آپ کے فضلات طاہر ہیں۔[19]

حافظ ابو نعیم اصبہانی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں آپ کے پسینہ مبارک کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ میں راستہ میں ہوتے تو اس راستہ سے گزرنے والے کو آپ کے پسینہ کی خوشبو سے پتا چل جاتا۔[20] حافظ ابو نعیم کے حوالے سے ہی ایک اور روایت بول مبارک کی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ بیت الخلاء جاتے ہیں مگر ہم وہاں کوئی مکروہ چیز نہیں دیکھتے، آپ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تم نہیں جانتیں کہ انبیاء علیہم السلام سے جو کچھ خارج ہوتا ہے زمین اس کو نگل لیتی ہے اور اس میں سے کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی۔ آپ کا خون مبارک بھی طاہر ہے اس کے متعلق علامہ سعیدی نے پہلی جلد میں تین روایات ذکر کی ہیں ایک یہ کہ جنگ اُحد میں رسول پاک ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تو حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ نے رسول پاک ﷺ کا خون چوس کر نگل لیا۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا اس کے خون میں میرا خون مل گیا ہے اب اس کو آگ نہیں چھوئے گی۔[21]

18۔ سعیدی، شرح صحیح مسلم، ج ۱، ص ۸۳۳۔۸۳۶
Saedī, Sharaḥ Ṣaḥīḥ Muslim, V. 1, p. 833-836

19۔ عسقلانی، فتح الباری، ج ۱، ص ۲۷۲
Asqlanī, Fath al-Bari, V. 1, p. 272

20۔ ابو نعیم اصبہانی، دلائل النبوۃ، ج ۲، ص ۴۴۳
Abu Nuaim, Asafhani, Dalail al-Nabuwah, V. 2, p. 443

21۔ سعیدی، شرح صحیح مسلم، ج ۱، ص ۹۷۲۔۹۷۶

برزخ اور دنیا سے بیک وقت رابطہ

علامہ سعیدی نے یہاں پر آپ ﷺ نے قبروں کے اندر کا حال بتایا جب کہ آپ عالم دنیا میں ہیں اور برزخ کا احوال سنا رہے ہیں قبرستان سے گزرتے ہوئے آپ نے دو آدمیوں کی قبر کا حال سنایا جن کو عذاب ہو رہا تھا اور ان کے عذاب کا سبب بھی بتایا کہ ایک چغلی کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے نہیں بچتا تھا، رسول اللہ ﷺ کا رابطہ ایک عالم میں رہتے ہوئے دوسرے عالم سے منقطع نہیں ہوتا۔[22]

نماز میں تعظیم رسول

علامہ سعیدی نے نماز میں تعظیم رسول کے بارے میں احادیث بیان کرتے ہیں بخاری شریف کی حدیث لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول پاک ﷺ کی اقتداء میں رات کو نفل پڑھے اور آپ کے قیام کے طول کی وجہ سے بیٹھنے کا ارادہ کیا لیکن پھر یہ خیال کر کے کہ آپ کھڑے ہوں اور میں بیٹھ جاؤں یہ بری بات ہے باوجود اس بات کے کہ نفل میں بیٹھنا جائز تھا کھڑے رہے اور ان کا یہ فعل عین حالس نماز میں رسول پاک ﷺ کی تعظیم کا مظہر تھا۔[23] پھر علامہ نووی بھی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ محض رسول اللہ ﷺ کے ادب کے پیش نظر نماز میں نہیں بیٹھے۔ علامہ نووی کے علاوہ علامہ دشتانی، علامہ سنوسی علامہ عینی اور علامہ قسطلانی کا نقطہ نظر یہی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حالس نماز میں تعظیما کھڑے رہے۔[24]

حالت نماز میں تعظیم رسول ﷺ اور ابو بکر

علامہ سعیدی نے یہ حدیث بیان کی ہے جس میں ہے کہ حضرت ابو بکر نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ علامہ سعیدی اس کی شرح اس طرح کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر ظہر کی نماز پڑھا رہے تھے اسی دوران حضور

Saedī, Sharaḥ Ṣaḥīḥ Muslim, V. 1, p.972-976

22۔ ایضا، ج ۱، ص ۹۸۹

Ibid, V. 1, p. 989

23۔ بخاری، جامع الصحیح، ج ۱، ص ۱۵۳

Bukharī, Jam al-Ṣaḥīḥ, V.1, p. 153

24۔ سعیدی، شرح صحیح مسلم، ج ۲، ص ۵۳۱۔۵۳۲

Saedī, Sharaḥ Ṣaḥīḥ Muslim, V. 2, p. 531-32

پاک ﷺ تشریف لے آئے تو آپ تعظیماً جماعت کرواتے ہوئے جگہ چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے۔آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس فعل سے نہیں روکا اور نہ یہ فرمایا کہ عبادت کے دوران تم میری تعظیم کر رہے ہو۔اس کے بعد علامہ سعیدی نے شیخ اسماعیل دہلوی کے حوالے سے ایک عبارت بیان کی ہے جس میں نماز میں تعظیم کو شرک کہا گیا ہے تو علامہ سعیدی اسی حدیث سے جواب دیتے ہیں کہ اگر شرک ہوتا تو آقا دو جہاں ﷺ نے کیوں نہ روکا۔[25]

رسول اللہ ﷺ کی صفت بصارت کا دائمی ہونا

علامہ سعیدی نے اس بات پر بحث کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی صفت بصارت دائمی تھی یا عارضی ؟آپ کی صفت بصارت کو علامہ سعیدی نے قرآن و حدیث سے ثابت کیا ہے۔ جیسے حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا قسم بخدا مجھ پر نہ تمہاری نماز کی ظاہری حالت پوشیدہ ہوتی ہے اور نہ باطنی خشوع و خضوع، بے شک میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ علامہ سعیدی بخاری شریف کی اس حدیث سے ثابت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے دوران اللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ طاقت سے سامنے اور پس پشت سب کچھ دیکھتے تھے نمازیوں کے احوال میں سے کوئی حال آپ کی نگاہ سے مخفی نہ تھا نمازیوں کا رکوع، سجود، ظاہر اور باطن شہادت اور غیب سب آپ کے سامنے عیاں اور بیاں تھا۔[26] بخاری شریف کی ایک اور حدیث بیان کرتے ہیں جس میں رسول پاک نے فرمایا ہے کہ اس مقام پر مجھے ہر وہ چیز دکھادی گئی جو میں نے اس سے پہلے نہ دیکھی تھی یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی دکھادی گئی۔ علامہ سعیدی اپنا ذوق بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میں یہ صفت دائمی تھی کیونکہ نماز کے اندر اور باہر تمام کائنات کو تمام جہات سے دیکھنا اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔[27]

25۔ ملخصاً از شرح صحیح مسلم، ج۱، ص۱۲۰۷۔۱۲۰۹

Sharaḥ Ṣaḥīḥ Muslim, V. 2, p. 531-32

26۔ ایضاً

Ibid

27۔ ایضاً، ص۱۲۲۵۔۱۲۲۶

Ibid

رسول اللہ ﷺ کے اختیار اور عطا کی وسعت

علامہ سعیدی نے جو حدیث نمبر ۹۹۷ بیان کی ہے اس میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا! مانگ کیا مانگتا ہے۔اس حدیث سے مستند حوالوں سے آپ ﷺ کے اختیارات کو ثابت کرتے ہیں اور ملا علی قاری اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کے حوالہ جات بھی بیان کر کے علامہ سعیدی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمانا''مانگ کیا مانگتا ہے۔'' اس پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت کی تمام نعمتیں آپ کی ملک اور اختیار میں دی تھیں کہ جس کو چاہیں جتنا چاہیں (بشرط موافقت تقدیر)عطا کر دیں آپ کا یہ عطا فرمانا قضاء الٰہی کی موافقت کے ساتھ مقید ہے۔(28)

مثلیت

مندرجہ بالا بحث میں بتایا گیا تھا کہ مثلیت پر آگے بحث کی جائے گی پس بشریت کے بارے واضح ہو گیا اور مثلیت کے بارے اس آیت کو بیان کرتے ہیں کہ قرآن کریم میں ہے کہ ''آپ کہیے کہ میں تمہاری مثل بشر ہوں'' اور اس باب کی مختلف احادیث میں بھی ہے کہ ''میں تمہاری مثل بشر ہوں'' اس پر علامہ سعیدی بہت شاندار جواب دیتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے خود بعض لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ حضور ہم جیسے تھے، حضور کے دو ہاتھ نہ تھے؟آپ کی دو آنکھیں نہ تھیں؟آپ کے دو کان نہ تھے؟(العیاذ باللہ)علامہ سعیدی اس کے جواب میں لکھتے ہیں کہ تم دو ہاتھ تو دکھا دو گے مگر ہاتھوں میں وہ قوت کہاں سے لاؤ گے کہ اشارہ کریں تو چاند شق ہو جائے اور دو آنکھیں تو ہیں لیکن ان میں وہ طاقت کہاں سے لاؤ گے کہ بلا حجاب اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکو۔دو کان تو ہیں لیکن ان میں وہ طاقت کہاں کہ جنات اور ملائکہ کا کلام سن سکیں بلکہ خود خدائے لم یزل کا کلام سن سکیں۔میدان حشر میں دنیا دیکھے گی جب اللہ عزو جل جلال میں ہو گا کسی نبی کو اللہ تعالیٰ سے یارائے سخن نہیں ہو گا کوئی زبان شفاعت نہیں کھولے گا تو اس وقت اگر کوئی شفاعت کرے گا تو وہ صرف سرکار دو عالم ﷺ ہوں گے۔یہ واضح ہو گیا کہ کوئی بھی حضور ﷺ کے مماثل نہیں ہے۔(29)

28۔　ایضاً

Ibid

29۔　سعیدی، شرح صحیح مسلم، ج۲، ص۱۴۷۔۱۴۶

Saedī, Sharaḥ Ṣaḥīḥ Muslim, V. 2, p. 146-147

قلب رسالت کا بیدار ہونا

علامہ سعیدی نے بیدار قلب پر تحقیق کی ہے اور اعتراض کرنے والوں کو مستند حوالوں سے چار جوابات پیش کیے ہیں جس حدیث کے سبب لوگ اعتراض کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلاَ يَنَامُ قَلْبِي[30]"اے عائشہ! میری آنکھیں سو جاتی ہیں اور دل بیدار رہتا ہے۔"اس حدیث کو بنیاد پر لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ جب آپ کا دل بیدار تھا تو غزوہ خیبر سے واپسی کے موقعہ پر رات کے آخری حصہ میں سونے کے بعد آپ ﷺ کی آنکھ کیوں نہیں کھلی۔ اس کا جواب علامہ عینی، ترمذی اور علامہ نووی کے حوالے سے پیش کرتے ہیں اس کے بعد چوتھا جواب علامہ سعیدی یہ دیتے ہیں کہ دل اس لیے جاگتا رہتا ہے کہ نیند میں بھی آپ پر وحی نازل ہوتی ہے اور آپ کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں لہٰذا دل کی بیداری کا معاملہ صرف وحی ربانی سے رابطہ ہے فجر کے طلوع اور عدم طلوع کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔[31]

علم رسالت

علامہ سعیدی نے علم رسالت کی مکمل تحقیق ان کی ہی کتاب"ولایت و نبوت"میں کی ہے۔ یہاں پر بھی احادیث اور اہل علم کی روشنی میں تبصرہ کرتے ہیں علم نبوت آپ کی خصوصیت ہے۔ امام غزالی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جس طرح عقل انسان کے لیے ایک قسم کی قوت ہے جس میں ایک ایسی آنکھ ہے جو ان معقولات کو دیکھ لیتی ہے جنہیں حواس نہیں دیکھ سکتے اسی طرح نبوت میں ایک ایسا نور ہوتا ہے جس سے نبی پر غیب ظاہر ہو جاتا ہے اور وہ امور منکشف ہو جاتے ہیں جن کا عقل ادراک نہیں کر سکتی۔[32] اسی طرح علامہ نووی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ آپ نے حضرت ابو قتادہ کو پہلے بتا دیا تھا کہ اس برتن میں (عجیب) خبر ظاہر ہو گی چنانچہ اس برتن کا تھوڑا سا پانی کثیر صحابہ کو کافی ہو گیا، دوسرا یہ کہ جب صحابہ نے کہا کہ یہ تھوڑا سا پانی ہمیں کیسے کافی ہو گیا تو آپ نے فرمایا تم سب اس

30۔ بخاری، صحیح بخاری، کتاب التهجد، بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ، ج۱، ص۱۵۴
Bukharī, Jam al-Ṣaḥīḥ,Kitab al-Tahajud, Bab qiyam al-Nabi bi-alail fi Ramdhan, V.1, p.154

31۔ سعیدی، شرح صحیح مسلم، ج۲، ص۳۴۱۔۳۴۲
Saedī, Sharaḥ Ṣaḥīḥ Muslim, V. 2, p. 341-342

32۔ غزالی، ابو حامد محمد بن محمد، المنقذ من الضلال، ص۵۵
Ghazalī, Muhammad bin Muhammad,al-Munqid min al-Dhalal, p.55

پانی سے سیر اب ہو جاؤ گے تو ایسا ہی ہوا، تیسرا یہ کہ آپ نے حضرت ابو قتادہ کو پہلے بتادیا تھا کہ ابو بکر اور عمر کیا کیا کہہ رہے ہیں اور عام لوگ کیا کہہ رہے ہیں چوتھا یہ کہ کسی کو بتانا تھا کہ آگے پانی ملے گا یا نہیں نہ وہاں پانی کے کوئی آثار تھے لیکن آپ نے علم نبوت سے پہلے بتادیا کہ دوپہر اور رات کے بعد تم کو پانی مل جائے گا۔[33] جو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر علم غیب ہوتا تو فجر کی نماز قضاء کیوں ہوتی تو اس کے جواب میں علامہ سعیدی نے ایک حدیث پیش کی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہلکی سی نجاست جو نعلین پاک کو لگی تھی اس سے آگاہ کیا تھا تو نماز فجر کے وقت بھی اللہ تعالیٰ آپ کو آگاہ کر سکتا تھا۔ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض حکمتوں کو پورا کرنے کے لیے آپ کی توجہ کو اس چیز سے ہٹادیا۔ (ملخصاً)[34]

رسول اللہ ﷺ پر بادل کا سایہ کرنا

علامہ سعیدی نے یہاں پر بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر بادل کا سایہ کرنا اکثری حکم تھا دائمی اور کلی حکم نہیں تھا۔ کیونکہ آپ پر بعض اوقات صحابہ کرام کپڑے سے سایہ کرتے تھے صحیح بخاری کی حدیث بیان کی ہے کہ ہجرت کے موقع پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کے سر پر چادر تان کر دھوپ کی وجہ سے آپ پر سایہ کیا۔[35] اس باب کے تحت جو احادیث بیان کی ہیں ان میں ہے کہ منی میں رسول اللہ ﷺ پر حضرت اسامہ یا حضرت بلال میں سے کسی نے ایک کپڑے سے سایہ کیا ہوا تھا کہ آپ کو دھوپ اور گرمی نہ لگے ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم کے اوپر کپڑے وغیرہ سے سایہ کرنا جائز ہے اگر کسی محرم نے اپنے سر پر دھوپ کی وجہ سے کپڑے سے سایہ کیا تو فدیہ لازم آئے گا امام احمد سے ایک روایت یہ ہے کہ فدیہ نہیں ہے، نیز تمام آئمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ خیمہ وغیرہ کے سائے میں محرم کا بیٹھنا جائز ہے۔[36]

33۔ نووی، شرح مسلم، ج۱، ص۲۴۰
Nawavī, Sharaḥ Ṣaḥīḥ Muslim,V. 1,p. 240

34۔ سعیدی، شرح صحیح مسلم، ج۲، ص۳۴۹۔۳۵۰
Saedī, Sharaḥ Ṣaḥīḥ Muslim, V. 2, p. 349-350

35۔ بخاری، صحیح بخاری، ج۱، ص۵۵۵
Bukharī, Jam al-Ṣaḥīḥ, V.1, p. 555

36۔ سعیدی، شرح صحیح مسلم، ج۳، ص۵۳۶
Saedī, Sharaḥ Ṣaḥīḥ Muslim, V. 3, p. 536

دیگر خصوصیات و امتیازات

علامہ سعیدی نے تیسری جلد میں نبی کریم ﷺ کی پانچ خصوصیات کو بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ ایک نبی اور عام انسانوں کے حواس خمسہ کی قوت میں فرق ہے۔ قوت باصرہ، قوت سامعہ، قوت شامہ، قوت ذائقہ اور قوت لامسہ ان حواس خمسہ کی قوت کو قرآنی دلائل سے فرق واضح کیا ہے یہ انبیا کی خصوصیت ہے۔ علامہ سعیدی نے حافظ ابن حجر عسقلانی کے حوالے سے اور علامہ حلیمی کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کے چھیالیس خواص بیان کیے ہیں چھیالیس خواص کی بس لسٹ دی ہے تفصیل نہیں دی ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔

☆گھنٹی کی آواز کی صورت میں وحی کو پالینا۔

☆ بکریوں سے کلام کرنا۔

☆نباتات سے کلام کرنا۔

☆پتھروں سے کلام کرنا۔

☆ بھیڑیے کی آواز سے اس کا مطلب سمجھ لینا۔

☆اونٹ کی بلبلاہٹ کو سمجھ لینا۔

☆متکلم کو دیکھے بغیر اس کی آواز سننا۔

☆جنات کا مشاہدہ کرنا۔

☆دنیا میں جنت اور دوزخ کو دیکھ لینا۔

☆ہرنی کا آپ سے شکایت کرنا۔

علامہ حلیمی نے لکھا ہے کہ نبوت کے چھیالیس خصائص ہیں ہر چند کہ ان میں سے بعض اوصاف غیر نبی کو بھی حاصل ہوتے ہیں لیکن یہ اوصاف نبوت کے خصائص اس وجہ سے ہیں کہ ان میں نبی کو اصلاً خطا نہیں ہوتی جب کہ غیر نبی کو ان میں خطا لاحق ہوتی ہے۔[37]

خلاصہ بحث

اس بحث سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کو بہت سی خصوصیات سے نوازا ہے۔ علامہ سعیدی نے اپنی تصنیف شرح صحیح مسلم میں بہت سے خصائص بیان کئے ہیں جن میں آپ ﷺ کا شفاعت کرنا، خاتم النبیین ہونا، مال غنیمت کا حلال ہونا، ساری زمین کا مسجد قرار دیا جانا اور سب انبیاء سے افضل ہونا شامل ہے۔ اللہ کے نبی کی کچھ ایسی خوبیاں ہیں جن کا تعلق ان کی اپنی ذات سے اور کچھ ایسی ہیں جن کا تعلق ان سے منسوب چیزوں سے ہے۔ اللہ تعالی نے انہیں ذات کے اعتبار سے بھی بے مثل بنایا ہے اور دیگر صفات کے اعتبار سے

37۔ عسقلانی، احمد بن علی بن حجر، فتح الباری، ج ۱۲، ص ۳۶۶

Asqlani, Ahmad bin Hajar, Fath al-Bari, V. 12, p.366

بھی منفرد بنایا ہے۔ علامہ سعیدی نے مسلم شریف کی جو شرح لکھی ہے اس کا غالب انداز فقہی ہے اس لئے بعض مقامات پر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ وہ کچھ چیزوں پر تبصرہ کئے بغیر آگے بڑھ جاتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی اس روایت کے ضمن میں صرف شفاعت پر بحث کی ہے جس میں آپ ﷺ کی پانچ خصوصیات کا بیان ہے۔ البتہ ذکر رسول میں علامہ سعیدی کی محبت رسول نمایاں نظر آتی ہے۔

سفارشات

اس ضمن میں درج ذیل سفارشات کی جاسکتی ہیں۔

* سیرت کا موضوع بہت وسعت رکھتا ہے اس بارے میں دیگر پہلو بھی زیر بحث لائے جانے کی ضرورت ہے تاکہ سیرت سے رہنمائی حاصل کرنے میں آسانی ہو۔
* معجزات نبوی کو نئے انداز سے تحقیق کے ساتھ شائع کیا جائے جو جدید ذہن پر مثبت اثرات مرتب کرے۔
* تخصصات نبوی پر مذاکرے اور کانفرنسز کا انعقاد کیا جائے تاکہ نوجوان مستشرقین کے کھوکھلے اعتراضات کے جھانسے میں نہ آئیں۔
* نبی کریم ﷺ سے قربت بڑھانے کے لئے سیرت کے واقعات کو نصاب کا حصہ بنایا جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆